اسلامیات

(رہنمائے اساتذہ)

پانچویں جماعت کے لیے

اسماء سعید

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

گریٹ کلیرنڈن اسٹریٹ، اوکسفرڈ OX2 6DP

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس یونیورسٹی آف اوکسفرڈ کا ایک شعبہ ہے
جو دنیا بھر میں درج ذیل مقامات سے بذریعہ اشاعت کتب تحقیق ،علم وفضیلت اور تعلیم میں اعلیٰ معیار کے
مقاصد کے فروغ میں یونیورسٹی کی معاونت کرتا ہے۔

اوکسفرڈ نیویورک
استنبول اوکلینڈ بینگ کوک بیونس آئرس
ٹورونٹو ٹوکیو ٹیپی چنائے دارالسلام دہلی ساؤ پالو
شنگھائی کراچی کوالالمپور کولکتہ کیپ ٹاؤن ممبئی میڈرڈ
میکسیکوسٹی میلبرن نیروبی ہونگ کونگ

Oxford برطانیہ اور چند دیگر ممالک میں اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کا رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہے

© اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس ۲۰۰۳ء

مصنف کے اخلاقی حقوق پر زور دیا گیا ہے

پہلی اشاعت ۲۰۰۳ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی حصّے کی نقل ، ترجمہ کسی قسم کی ذخیرہ کاری جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو یا کسی بھی شکل میں اور کسی بھی ذریعے سے ترسیل نہیں کی جاسکتی ۔ دوبارہ اشاعت کے واسطے معلومات حاصل کرنے کے لئے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کے شعبہ حقوق اشاعت سے مندرجہ ذیل پتے پر رجوع کریں۔

یہ کتاب اس شرط کے تحت فروخت کی گئی ہے کہ اس کو بغیر ناشر کی پیشگی اجازت کے بطور تجارت یا بصورت دیگر مستعار دوبارہ فروخت یا عوضاً یا کسی اور طرح تقسیم اس کی اصل شکل کے علاوہ جس میں وہ شائع کی گئی ہے کسی دوسری وضع یا جلد وغیرہ میں اور مماثل شرائط کے بغیر شائع نہیں کیا جائے گا اور بعد کا خریدار بھی ان شرائط کا پابند رہے گا۔

ISBN 0 19 579824 4

پاکستان میں ــــــــــــــــ ، کراچی میں طبع ہوئی۔
امینہ سیّد نے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس
۵- بنگلور ٹاؤن، شارع فیصل،
پی-او بکس ۱۳۰۳۳، کراچی-۷۵۳۵۰، پاکستان
سے شائع کی۔

تعارف

درس و تدریس ہر استاد کا پیشہ ورانہ اور بنیادی فریضہ ہے۔ یہ فرض ادا کرنے والا ہر استاد اپنے طلبا کے سامنے ایک ''آئیڈیل'' شخصیت کی حیثیت رکھتا ہے۔ بچّے اپنے استاد کو جو کچھ بولتے اور کرتے دیکھتے ہیں وہی عمل اپنی زندگی میں شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے ایک استاد کا اوّلین فرض یہ ہے کہ وہ بچّوں کے سامنے اپنی گفتار اور کردار کا صحیح نمونہ پیش کرے۔ اسلامیات کا اہم اور لازمی مضمون پڑھانے والے استاد کی ذمہ داریاں اس سلسلے میں کئی گنا زیادہ ہیں۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا کر کے ہمیں مسلمان بنایا ہے لیکن مومن بننے کے لیے محض زبانی جمع خرچ کافی نہیں بلکہ اس کے لیے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا بہت ضروری ہے۔

اسلام ایک مکمل دین، ضابطۂ حیات اور جامع قوانین کا نام ہے۔ اسلام کے معنی عربی زبان میں ''سپرد کردینے'' کے ہیں۔ دینِ اسلام کا نام ''اسلام'' اس لیے رکھا گیا ہے کہ بندہ اسلام لانے کے بعد اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیتا ہے۔ اسی کی مرضی پر چلتا ہے اور اسی کے احکام کی اطاعت کرتا ہے۔ اس جہاں میں ہر طرف اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے۔ کائنات کا یہ عظیم الشان کارخانہ ایک مکمل نظام اور اٹل قانون کے تحت چل رہا ہے جو خود اس بات کا گواہ ہے کہ اس کا بنانے والا اور چلانے والا ایک زبردست فرماں روا ہے جس کی حکومت سے کوئی چیز سرتابی نہیں کرسکتی۔ کائنات کی طرح خود انسان کی فطرت بھی یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے۔ جو شخص علم اور عقل سے صحیح کام لے کر اللہ کو جانتا اور مانتا ہے، اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ہے وہی دراصل مسلمان کہلاسکتا ہے۔

اسلام صرف چند عقائد کا نام نہیں بلکہ ایک عملی نظامِ حیات ہے۔ صبح آنکھ کھلنے کے ساتھ ایک مسلمان اپنی عملی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ دن بھر کی مختلف مصروفیات میں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کام کرنا عبادت کہلاتا ہے۔ اچّھی بات سوچنا بھی عبادت میں شامل ہے۔ روزمرہ زندگی میں ہونے والے چھوٹے چھوٹے نیک کاموں کو بھی نوٹ کرتے جانا چاہیے تاکہ بچّوں کو عملی مثالوں کے ذریعے اسلام کا بنیادی تصور سمجھایا جاسکے۔ اسلامیات کا اہم مضمون پڑھانے والے استاد کو چاہیے کہ وہ عربی زبان پر اچّھی طرح عبور رکھتا ہو تاکہ وہ قرآنی سورتیں اور اسباق

میں مذکور احادیث کو مکمل درستی کے ساتھ پڑھا سکے۔ قرآنی سورتیں پڑھاتے یا حفظ کراتے وقت تلفّظ اور اِعراب کا خاص خیال رکھا جائے کیونکہ اِعراب کی غلطی سے کئی بار عربی الفاظ کے معنی بالکل بدل جاتے ہیں۔ استاد کو چاہیے کہ جماعت میں پڑھانے سے پہلے ایک بار پورا سبق خود اچھی طرح پڑھے تاکہ ہجّے یا املا کی غلطی نہ ہوسکے ایسی غلطی کی وجہ سے بچّوں پر استاد کا خراب تاثر پڑتا ہے۔

بچّوں کو نظم و ضبط کا پابند کرنا ضروری ہے۔ نظم و ضبط کے بغیر طلبا سبق میں دلچسپی نہیں لے سکتے۔ تدریس کے دوران ہمیشہ طلبا کی حوصلہ افزائی کریں، اگر کسی طالب علم میں کمزوری محسوس کریں تو الگ بلا کر اس کی کمزوری دور کرنے کی کوشش کریں۔ سب کے سامنے ڈانٹنے یا سزا دینے سے بچّوں میں احساسِ کمتری پیدا ہوتا ہے البتہ جہاں ضرورت ہو وہاں طلبا کو سرزنش اور تنبیہہ ضرور کی جائے تاکہ وہ جماعت میں نظم و ضبط کی پابندی کرتے ہوئے تعلیم پر بھرپور توجہ دے سکیں۔ بچّے سے شفقت کا رویہ اختیار کرکے اور اس کی عزت کرکے اسے اپنی اور دوسروں کی عزت و احترام کرنا سکھایئے۔

تدریس دوگونہ مہارت کا تقاضا کرتی ہے۔ اس کے لیے علمی مہارت بھی ضروری ہے اور فنِ ابلاغ پر دسترس بھی لازمی ہے۔ علمی مہارت کے لیے ریاضت ساری عمر جاری رہتی ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں ہر سبق سے قبل متعلقہ موضوع پر ضرورت کے تحت مختصر مطالعاتی مواد شامل کیا گیا ہے۔ موضوع کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے اساتذہ متعلقہ کتب کا مطالعہ کریں۔ مطالعہ اساتذہ کی علمی اصلاح و ترقی میں معاون ثابت ہوگا۔ فنی اعتبار سے استاد کی رہنمائی کے لیے ہر سبق کی مناسبت سے طریقہ ہائے تدریس اور سمعی و بصری معاونات کی نشان دہی کردی گئی ہے۔

پانچویں جماعت کے بچّوں کے لیے بیانیہ طریقۂ تدریس اختیار کریں اور سبق کے بارے میں ان سے چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھیں تاکہ سبق اچھی طرح ذہن نشین ہوجائے۔ عمومی طریقہ ہائے تدریس اور سمعی و بصری معاونات کے استعمال کے متعلق کوئی مستند کتاب سامنے رکھیں اور وقتاً فوقتاً اسے پڑھتے رہیں اور اپنے تجربے و بصیرت سے کام لیتے ہوئے مختلف اسباق میں مختلف طریقوں کے اطلاق کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو کسی ایک خاص طریقۂ تدریس سے وابستہ نہ کریں۔ ہر اس طریقۂ تدریس کو اپنانا چاہیے جس سے اس کے شاگردوں کو فائدہ ہو۔

فہرست

باب اوّل : ناظرہ قرآن

- ناظرہ قرآن ۱
- حفظِ قرآن ۳
- حِفظ و ترجمہ ۶

باب دوم : ایمانیات و عبادات

- دنیا آخرت کی کھیتی ہے ۱۲
- سنّتِ نبوی کی اہمیت ۱۳
- اطاعتِ رسول ﷺ اور اس کی اہمیت ۱۴
- جمعہ ۱۵
- عیدین ۱۶
- روزہ ۱۸

باب سوم : سیرتِ طیبّہ ﷺ

- مواخات ۱۹
- مسجدِ نبوی کی تعمیر ۲۱
- میثاق مدینہ ۲۳
- غزوۂ بدر ۲۴
- غزوۂ احد ۲۶
- غزوۂ خندق ۲۷

باب چہارم : اخلاق و آداب

- وعدے کی پابندی ۲۹
- کفایت شعاری ۳۰
- بردباری ۳۱
- رحم دلی ۳۳
- عفو و درگزر ۳۴
- رواداری ۳۵
- اسلامی اخوت ۳۷
- آداب تلاوت ۳۸
- عدل ۴۰
- چغلی ۴۱
- انتقام ۴۲

باب پنجم : مشاہیرِ اسلام

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۴۴
- حضرت عثمان ابنِ عفّان رضی اللہ عنہ ۴۶
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ۴۸

باب اوّل: قرآنِ مجید

ناظرہ پارہ نمبر ۴ تا ۶

(لَنْ تَنَالُوْا ، وَالْمُحْصَنٰتُ ، لَا یُحِبُّ اللّٰهُ)

ناظرہ قرآنِ پاک کی تدریس کی اہمیت یہ ہے کہ قرآنِ پاک دیگر آسمانی کتب کی طرح محض عبادات اور دعاؤں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے پر ہر حرف کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے تاہم تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کے معنی و مطالب کو سمجھنا اس کے احکامات کو اپنی عملی زندگی کا حصّہ بنانا ہی اس کی تدریس کا اصل مقصد ہے چنانچہ معلّم کو چاہیے کہ وہ علمِ تجوید پر مکمل دسترس رکھتا ہو۔ عربی زبان اور اس کے قواعد سے واقفیت رکھتا ہو۔ طلبا کو لفظی و بامحاورہ ترجمہ کرانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ اس کا ظاہر و باطن قرآنی تعلیمات کا بہترین عکاس ہو تاکہ طلبا استاد کو اپنے لیے ایک عملی نمونہ سمجھیں اور وہ خود بھی استاد کی پیروی کرتے ہوئے قرآن کے احکامات کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرسکیں۔

نصاب کے مطابق ناظرہ قرآن کی تدریس کے لیے تین پاروں ۴ تا ۶ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ناظرہ قرآن کی ابتدا سے پہلے قرآنِ پاک پڑھنے کے آداب، تلاوت کی اہمیت وفضیلت سے طلبا کو آگاہ کیا جائے۔ ناظرہ پڑھانے والے استاد کو علمِ تجوید پر دسترس ہونی چاہیے۔ استاد روزانہ چند آیات طلبا کو پڑھائے اس کے بعد بچّوں سے پڑھوائے۔ عام غلطیاں تختۂ سیاہ پر لکھ کر درست کروائی جائیں۔ اگر ٹیپ ریکارڈر یا کوئی دوسری تدریسی معاونت موجود ہو تو استاد طلبا کو ناظرہ کا حصّہ کسی اچھّے قاری کی آواز میں سنوائے اس سے بچّوں کو فائدہ ہوگا۔

روزانہ ہر بچّے سے فرداً فرداً سبق پڑھوایا جائے۔ درست تلفّظ اور اِعراب پر توجہ دی جائے۔ پڑھانے کے بعد استاد کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ تمام بچّوں کے وہی سبق دہرائے۔ اس طرح روزانہ بچّوں کا پچھلا سبق سننے کے بعد ہی اگلا سبق پڑھایا جائے۔

سمعی و بصری معاونات

اچھّے قاری حضرات کی کیسٹیں۔ تختۂ سیاہ۔ منتخب قرآنی آیات کے چارٹس۔

اِعادہ

اگلی آیات پڑھانے سے قبل گذشتہ دن کا سبق بچّے سے ضرور سنا جائے۔

مقاصدِ تدریس

☆ بچّے صحیح تلفّظ و اِعراب کے ساتھ قرآن پڑھنا سیکھ جائیں۔

☆ بچّے قرآنِ پاک کی اہمیت وفضیلت سے واقف ہوں۔

☆ آدابِ تلاوت سے واقفیت حاصل کریں۔

☆ ان میں روزانہ تلاوت کرنے کی عادت ڈالی جائے۔

☆ تلاوتِ قرآن کی فضیلت سے آگاہ ہوجائیں۔

گھر کا کام

گھر میں بھی بچّے اپنا سبق دہرائیں اور اچھّی طرح یاد کریں۔

حفظِ قرآن

آیۃ الکرسی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا
خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ
وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۵﴾

تعارف:

آیۃ الکرسی ، سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۵۵ ہے۔ اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ’’قرآنِ مجید کی سب سے عظیم الشان آیت ، آیۃ الکرسی ہے۔‘‘ آیۃ الکرسی پڑھنے کے بہت سے فضائل ہیں۔ مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا، ’’جو شخص فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اس کو مرنے کے بعد جنت میں داخل ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔‘‘ (سنن نسائی)

سمعی و بصری معاونات

آیۃ الکرسی خوش خط چارٹ پر لکھی ہوئی ہو۔ تختۂ سیاہ کا استعمال کیا جائے۔ اچھّے قاری کی کیسٹ جس میں آیۃ الکرسی ہو ، بچّوں کو سنایا جائے اور اسی طرح قرأت و تجوید کے قواعد کی مدد سے انھیں حفظ کروایا جائے۔

طریقۂ تدریس

آیۃ الکرسی کا تعارف کرانے کے بعد استاد بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے ساتھ آیۃ الکرسی کا کچھ حصّہ پڑھے۔ بچّوں سے بھی پڑھوایا جائے۔ مجموعی غلطیاں تختۂ سیاہ پر لکھ کر ان کے اِعراب و تلفّظ درست کروائے جائیں۔ آیۃ الکرسی کو دو حصّوں میں تقسیم کر کے حفظ کروایا جائے۔ بچّوں کو گروپ کی

شکل میں یاد کرنے کے لیے کہا جائے۔ حفظ کے لیے ہر بچّے کو باری باری مقرر کیا جائے کہ وہ جماعت کے باقی بچّوں کو سبق دہروانے میں مدد دے۔

اِعادہ

حفظ کے بعد ہر بچّے کو بلا کر آیۃ الکرسی سنی جائے تاکہ اس میں خود اعتمادی پیدا ہو، اس کی جھجک دور ہو۔ جب آیۃ الکرسی بچّوں کو پوری یاد ہوجائے تو جماعت میں حسنِ قرأت کا مقابلہ کروایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

بچّے آیۃ الکرسی کے تعارف و فضائل سے واقفیت حاصل کرلیں۔ وہ اس کو صحیح تلفّظ و قرأت کے ساتھ یاد کرلیں۔ ان میں حفظِ قرآن کا شوق پیدا ہوجائے۔

گھر کا کام

آیۃ الکرسی مزید اچّھی طرح یاد کرنے کے لیے دی جائے۔ خوش خط لکھ کر لانے کے لیے کہا جائے۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ
الْخَنَّاسِ ④ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

تعارف

یہ سورتیں حفظ کرانے سے قبل ان کا تعارف کرایا جائے۔ سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس قرآنِ مجید کی آخری دو سورتیں ہیں جنھیں معوذتین (پناہ مانگنے والی دو سورتیں) کہا جاتا ہے۔ دونوں سورتیں مدنی ہیں۔ مخالفینِ اسلام نے جب رسول اللہ ﷺ کو نقصان پہنچانے کے لیے آپ ﷺ پر جادو کیا تو سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس نازل ہوئیں۔ حضور ﷺ ان سورتوں کو نماز میں کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور اپنی امّت کو بھی یہ سورتیں پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے ، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا ، ''اگر ممکن ہو تو تمھاری نماز سے ان دونوں سورتوں کی قرأت چھوٹنے نہ پائے۔'' آپ ﷺ نے مزید فرمایا ، ''جب سونے لگو اور سو کر اٹھو تو ان سورتوں کو پڑھا کرو۔'' (ابوداوٗد) ان سورتوں میں تمام مخلوقات اور شیطان کے شر سے اپنے رب کی پناہ مانگنے کے لیے کہا گیا ہے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر سورتیں خوبصورت خطاطی میں درج ہوں۔
تختۂ سیاہ ، اچھّے قاری کی کیسٹ جس میں یہ سورتیں ریکارڈ ہوں ، طلبا کو سنوائی جائے اور اسی انداز میں قرأت سکھائی جائے ، تلفّظ درست کروائے جائیں۔

طریقۂ تدریس

سورتوں کا تعارف کرایا جائے۔ پھر سورتیں تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھائی جائیں۔ استاد کی جانب سے ان سورتوں کو (قرأت اور تجوید کے قواعد کے ساتھ) بلند آواز سے پڑھنے کے بعد بچّوں سے پڑھوایا جائے۔ مجموعی غلطیاں تختۂ سیاہ پر لکھ کر اِعراب و تلفّظ درست کروایا جائے۔ گروپ کی شکل میں سورتیں یاد کروائی اور پھر سنی جائیں۔

اِعادہ

دونوں سورتیں یاد کرنے کے بعد ہر بچّہ جماعت کے سامنے تلاوت کرے تاکہ اس کی جھجک دور ہو۔
دونوں سورتوں کا حفظ مکمل ہونے پر بچّوں کے درمیان حسنِ قرأت کا مقابلہ کروایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

بچّوں کو یہ سورتیں تجوید و قرأت کے ساتھ حفظ ہوجائیں۔ وہ ان کی شانِ نزول سے واقف ہوجائیں اور ان میں حفظِ قرآن کا شوق پیدا کیا جائے۔

گھر کا کام

بچّوں کو یہ سورتیں زبانی یاد کرنے کے لیے دی جائیں۔ نیز بچّے یہ سورتیں خوش خط لکھ کر لائیں۔

●◆●◆●◆●◆●

حفظ و ترجمہ

التحیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ ○ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ ○

تعارف

التحیات حفظ کرانے سے قبل طلبا کو بتایا جائے کہ التحیات نماز کے اہم رکن تشہد کا حصّہ ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر دو رکعات ہوں تو دوسری رکعت کے دو سجدوں کے بعد دو زانو بیٹھ کر التحیات پڑھی جاتی ہے۔ اس کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرا جاتا ہے۔ تاہم اگر تین یا چار رکعات ہوں تو پہلی دو رکعات کے بعد صرف التحیات پڑھی جاتی ہے اور آخری رکعت میں التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف اور دعا پڑھی جاتی ہے۔

بہتر ہے کہ طلبا کو عملی طور پر التحیات پڑھنے کا طریقہ سکھایا جائے۔

طریقۂ تدریس

استاد بلند آواز، صحیح تلفّظ و اِعراب کی ادائیگی کے ساتھ التحیات پڑھے۔ طلبا سے بھی بلند خوانی کروائی جائے اور تلفّظ و اِعراب کی اصلاح تختۂ سیاہ پر کروائی جائے۔ استاد التحیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ تختۂ سیاہ پر طلبا کو سمجھائے۔ زبانی یاد کرنے کے لیے ان کے گروپ بنوائے جائیں تاکہ وہ حفظ و ترجمہ دہرائیں۔ پھر عملی طور پر نماز سکھاتے ہوئے التحیات پڑھوائی جائے اور اس کا ترجمہ طلبا سے فرداً فرداً سنا جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ ۔ چارٹ جس پر التحیات مع لفظی و بامحاورہ ترجمہ لکھی گئی ہو۔

مقاصدِ تدریس

حفظ و ترجمہ کے بعد طلبا اس قابل ہو جائیں کہ وہ التحیات زبانی سنا سکیں اور نماز میں پڑھنے کا طریقہ بھی سیکھ جائیں۔ طلبا کو باقاعدگی سے نماز کی ادائیگی کی ترغیب دلائی جائے۔

گھر کا کام

طلبا التحیات اور اس کا ترجمہ اچھی طرح یاد کرکے آئیں۔

درودِ ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

تعارف

نبی اکرم ﷺ کی ذات ہمارے لیے سعادت کا باعث ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر مسلمان آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھتا رہے۔ اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خود دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

(الاحزاب ٥٦)

ترجمہ: اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ ہم آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، ''یہ (درود ابراہیمی) پڑھا کرو۔''

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ : اے اللہ ! حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر رحمت نازل فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی۔ بے شک تو تعریف کیا گیا ہے۔ بڑی بزرگی والا ہے۔

اے اللہ ! حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت فرمائی۔ بے شک تو تعریف کیا گیا ہے۔ بڑی بزرگی والا ہے۔

درود پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا، ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔''

درودِ ابراہیمی ، نبی اکرم ﷺ پر رحمت کی دعا ہے۔ اس کی بہت فضیلت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔'' (ترمذی)

اسی طرح آپ ﷺ کا نام سن کر بھی فوراً درود پڑھنا چاہیے ، اس کے لیے ﷺ کہہ دینا بھی کافی ہے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر درودِ ابراہیمی مع لفظی و بامحاورہ ترجمہ لکھا ہو۔

مقاصدِ تدریس

حفظ و ترجمہ کی تدریس کے بعد طلبا اس قابل ہوجائیں کہ درودِ ابراہیمی زبانی سنا سکیں ، اس کا ترجمہ کرسکیں اور ہر لفظ کے معنی بتا سکیں۔ درود کی اہمیت اور فضیلت جان لیں۔

درود پڑھنے ، خاص طور پر آپ ﷺ کا نام سن کر ﷺ کہنے کو اپنی عادت بنا لیں۔

طریقۂ تدریس

استاد بلند آواز ، صحیح تلفّظ و اِعراب کے ساتھ درود پڑھیں۔ طلبا سے بھی بلند خوانی کروائی جائے اور تلفّظ و اِعراب کی اصلاح تختۂ سیاہ پر کروائی جائے۔

استاد چارٹ کی مدد سے درود کا لفظی و با محاورہ ترجمہ طلبا کو سکھائیں۔ تختۂ سیاہ پر بھی یہ کام کیا جاسکتا ہے۔

طلبا کے گروپ بنائیں تا کہ وہ حفظ و ترجمہ دہرائیں۔ اغلاط تختۂ سیاہ پر درست کی جائیں۔

گھر کا کام

طلبا گھر سے درود اور اس کا ترجمہ اچھی طرح یاد کرکے آئیں۔

نماز میں درود کے بعد کی دعا

تعارف

نماز میں درود کے بعد پڑھی جانے والی دعا ،قرآن مجید کی سورۃ ابراہیم کی ۴۰ ۔ ۴۱ آیات ہیں۔
یہ وہ دعا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے کی تھی۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (ابراھیم ۴۰-۴۱)

دعا پڑھانے سے پہلے دعا کی ضرورت، اہمیت اور آداب کے بارے میں طلبا کو بتائیے۔ دعا صرف اللہ سے مانگیں کیونکہ وہ ہی ہر مشکل دور کرتا ہے اور ہر نعمت عطا فرماتا ہے۔ دعا عبادت کا نچوڑ ہے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،”دعا عبادت کا مغز ہے۔“ (ترمذی)
دعا مانگتے وقت عاجزی و انکساری اختیار کی جائے ،گریہ و زاری کی کیفیت اختیار کرنا سنّت ہے۔
مسنون دعاؤں کے علاوہ اپنی زبان میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی جاسکتی ہیں۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر دعا مع ترجمہ لکھی گئی ہو۔
چارٹ جس پر دعا کے الفاظ کا ترجمہ الگ الگ لکھا گیا ہو۔

طریقۂ تدریس

استاد”دعا“ کی بلند خوانی صحیح تلفّظ و اِعراب کے ساتھ کرے۔
طلبا سے بھی بلند خوانی کروائی جائے۔ بعد میں چارٹ کی مدد سے الفاظ کا ترجمہ الگ الگ سمجھایا جائے۔ بامحاورہ ترجمہ بھی بتایا جائے۔ بچّوں سے سبق دہرانے کے لیے کہا جائے۔ اغلاط صحیح کی جائیں۔

اِعادہ

عربی عبارت کا ترجمہ کروایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

طلبا دعا کی اہمیت اور فضیلت جان لیں۔

حفظ و ترجمہ کے قابل ہوجائیں۔

مسنون دعائیں زبانی یاد کرنے کی تلقین کی جائے۔

دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا جائے۔

گھر کا کام

بچّے دعا گھر پر بھی اچّھی طرح یاد کریں اور اس کا لفظی و با محاورہ ترجمہ بھی دہرائیں۔

باب دوم : ایمانیات و عبادات

دنیا آخرت کی کھیتی

عنوان کو شروع کرنے سے پہلے بچّوں کے لیے ایک خاکہ ترتیب دیجیے۔ پانچ بچّوں کو طلبا کا کردار دیجیے اور ایک بچّے کو استاد کا کردار دیجیے۔ استاد بچّوں کو دس منٹ میں کسی مضمون کا امتحان لینے کے لیے کہے۔ دس منٹ بعد زبانی امتحان لے جو چھوٹے چھوٹے سوالات پر مشتمل ہو۔ جس بچّے کے سب سے زیادہ نمبر ہوں اس کے لیے جماعت میں تالیاں بجوایئے اور کوئی چھوٹا سا انعام دیجیے۔

اب بچّوں کو ''جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے'' کے عنوان سے کہانی سنایئے۔ کپڑے کے ایک تاجر نے کسی گاہک کو دھوکے سے کم قیمت کا کپڑا زیادہ قیمت میں دے دیا۔ وہ اپنی اس ترکیب پر بہت خوش ہوا۔ اسی دن اس کے پاس ایک گاہک اس وقت آیا جب وہ اپنی دکان بند کرنے والا تھا یعنی وہ اس کا آخری گاہک تھا۔ اس گاہک نے تاجر سے کئی قسم کے کپڑے خریدے۔ گاہک کے جانے کے بعد اس تاجر نے پیسے گنے۔ آخری گاہک نے اتنے جعلی نوٹ اس تاجر کو دیے تھے، جتنے پیسوں کا دھوکا اس نے دن میں ایک گاہک کو دیا تھا۔

مگر اب کیا ہوسکتا تھا، اس نے جیسا بویا تھا ویسا کاٹا۔ اب بچّوں سے سوال کیجیے کہ اس کہانی سے انھوں نے کیا سیکھا؟ دو تین طلبا کے جواب دینے کے بعد سبق شروع کیجیے۔ طریقۂ خطابت اور سوال و جواب سے کام لیا جائے۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا اس قابل ہوجائیں کہ وہ عقیدۂ آخرت کو جان لیں اور دلائل کے ساتھ وضاحت کرسکیں۔ عقیدۂ آخرت کے تحت اپنی زندگی کا مقصد جان لیں اور آخرت میں اچھے انجام کے لیے دنیا میں اچھّے اعمال کرتے ہوئے وقت گزارنے کا عزم کرلیں۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر موضوع سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ درج ہوں۔

چارٹ جس پر جنت کا خیالی نقشہ ہو جس میں پھلوں کے باغات اور نہریں ہوں۔ دوزخ کا نقشہ جس میں بھڑکتی ہوئی آگ دکھائی جائے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں:

۱۔ عقیدۂ آخرت کی وضاحت کریں۔

۲۔ قیامت کسے کہتے ہیں؟

۳۔ ہمیں آخرت میں کامیابی کے لیے دنیا میں کیا کرنا چاہیے؟

۴۔ نبی اکرم ﷺ نے آخرت کے لیے کیا تیاری کی؟

سنّتِ نبوی کی اہمیت

طلبا کو بتائیں کہ اسلام صرف ایک مذہب نہیں بلکہ دینِ فطرت، مکمل ضابطۂ حیات، زندگی کے ہر شعبے کے مسائل کا حل اور جامع قوانین کا مجموعہ ہے۔ ہمارا دین اپنے ماننے والوں کو جنگلوں میں نکل جانے کو نہیں کہتا اور نہ ہی گرجوں اور کلیساؤں تک زندگی محدود کرتا ہے بلکہ زندگی کا ہر لمحہ اس طرح عبادت بنا دیا گیا ہے کہ آپ اپنے روزمرہ کے دنیاوی کاموں میں ہروقت مشغول رہیں تو بھی عبادت کی حالت میں رہیں بشرطیکہ وہ سب کام احکامِ الٰہی کی تابع داری کرتے ہوئے انجام دیے جارہے ہوں۔ چونکہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ذاتِ گرامی کامل اور زندگی کے ہر شعبے کے مسائل کے عملی حل سے عبارت ہے اس لیے عملی زندگی میں آپ ﷺ کی سُنّت کی بہت اہمیت ہے۔ زمانہ جنگ ہو یا امن، معاہدۂ تجارت ہو یا دشمنوں سے صلح، معیشت کا مسئلہ ہو یا معاشرت کا، تقسیمِ دولت ہو یا گردشِ دولت غرض ہر شعبۂ زندگی میں ہمیں آپ ﷺ کی احادیثِ مبارکہ سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ طریقۂ خطابت اور طریقۂ جائزہ سے کام لیا جائے۔

مقاصدِ تدریس

سبق کی تکمیل پر طلبا سنّت کی اہمیت کی وضاحت کرسکیں اور ان میں نبی اکرم ﷺ کی سنّتوں پر عمل پیرا

ہونے کا جذبہ پیدا ہوجائے۔

معاوناتِ تدریس

دورانِ سبق سنّتِ نبوی کی اہمیت سے متعلق آیات مع ترجمہ، احادیث کا چارٹ۔ تختۂ سیاہ

اِعادہ

اِعادے کے لیے مندرجہ ذیل سوالات طلبا سے پوچھے جائیں :

۱۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ کیوں؟

۲۔ اگر سنّت نبوی پر عمل کیا جائے تو ہمیں کیا کیا فوائد حاصل ہوں گے؟

۳۔ اللّٰہ تعالیٰ نے مومنوں پر کیا احسان فرمایا؟

اطاعتِ رسول ﷺ اور اس کی اہمیت

اللّٰہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا آپس میں کیا رشتہ ہے۔ وہی جو ہمارا اور آپ کا اللّٰہ تعالیٰ سے ہے۔ لیکن رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم کیوں نازل ہوا؟ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ کی سوانح پر روشنی ڈالیے۔ بتائیے کہ آپ ﷺ قرآنِ مجید کے احکامات کا چلتا پھرتا نمونہ ہیں۔
آپ ﷺ کا ہر عمل ، ہر بات ، اٹھنا ، بیٹھنا ، سونا ، جاگنا اللّٰہ کے بتائے ہوئے طریقے اور حکم کے مطابق تھا اس لیے اللّٰہ تعالیٰ نے رسول اللّٰہ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور رسول ﷺ کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا۔ اس سبق کے لیے طریقۂ خطابت اور طریقۂ سوال و جواب سے کام لیا جائے۔

مقاصدِ تدریس

طلبا اطاعتِ رسول ﷺ کا مفہوم اور اس کی اہمیت جان لیں اور دلائل سے وضاحت کرنے کے قابل ہوجائیں۔ اطاعتِ رسول اللّٰہ ﷺ کو اپنا نصب العین بنائیں۔

معاونات تدریس

چارٹ جس پر اطاعتِ رسول ﷺ سے متعلق احادیث و قرآنی آیات مع ترجمہ درج ہوں۔
تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے لیے مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جائیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی اطاعت کا حکم کیوں دیا؟
۲۔ حضرت محمد ﷺ کی اطاعت حقیقت میں کس کی اطاعت ہے؟
۳۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کس طرح نبی اکرم ﷺ کی اطاعت کیا کرتے تھے؟ کوئی واقعہ سنائیے۔

جمعہ

سبق شروع کرنے سے پہلے طلبا سے پوچھیں کہ ہفتے کے باقی دنوں کی نسبت جمعے کے دن کی کیا فضیلت ہے؟ وہ جمعے کے دن کیا اہتمام کرتے ہیں۔ اگر طلبا ہیں تو معلوم کیجیے کہ کتنے بچّے ایسے ہیں جو باقاعدگی سے جمعے کی نماز پڑھنے جاتے ہیں اور مسجد میں کیا کیا ہوتا ہے؟ اگر طالبات ہیں تو وہ بتائیں کہ ان کے گھر کے مرد نمازِ جمعہ کے لیے کیا اہتمام کرتے ہیں۔ نمازِ جمعہ کی اہمیت بیان کریں۔ مسجد اور جامع مسجد کا فرق بتائیں۔

طریقۂ تدریس

اس سبق میں طریقۂ خطابت اور طریقۂ سوال و جواب کے امتزاج سے کام لیا جائے۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ طلبا جمعے کے دن کی فضیلت و اہمیت جان لیں۔ نمازِ جمعہ کی ادائیگی سے واقفیت حاصل کرلیں۔ نماز کی ادائیگی کو لازم سمجھ لیں۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ۔ چارٹ جس پر جمعے کے دن کی فضیلت سے متعلق احادیث درج ہوں۔ جامع مسجد کا ماڈل۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں :

۱۔ جمعے کی نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟

۲۔ جمعے کے دن کی کیا اہمیت ہے؟

۳۔ مسجد اور جامع مسجد میں کیا فرق ہے؟

گھر کا کام

جمعے کے دن نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لیے کیا کیا اہتمام کرنا چاہیے؟ احادیث کی روشنی میں تحریر کریں۔

عیدین

طلبا سے پوچھا جائے کہ وہ عیدالفطر کیسے مناتے ہیں اور کیوں مناتے ہیں؟ کیا سب بچّے عید کی نماز پڑھنے عید گاہ جاتے ہیں۔ کیا بچّیاں بھی عید کی نماز پڑھنے جاتی ہیں اگرنہیں تو کیا گھر میں اہتمام کرتی ہیں۔ اگرنہیں تو بتائیے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے عید کی نماز ہوجانے کے بعد گھر میں دونفل شکرانے کی نیت سے پڑھ سکتی ہیں۔طلبا سے پوچھا جائے کہ عید الاضحیٰ کیوں منائی جاتی ہے نیز عید الاضحیٰ ، عید الفطر سے کس طرح مختلف ہے؟ طلبا کو احساس دلائیں کہ یہ تہوار خوشی کے مواقع فراہم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہیں۔ ان تہواروں کی بدولت ایک دوسرے سے ملنے کے مواقع میسر آتے ہیں اور آپس میں محبت بڑھتی ہے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اورطریقۂ سوال جواب کے امتزاج سے کام لیا جائے۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ طلبا میں عیدین کے موقع پر محتاجوں اور مساکین کی مدد کا جذبہ پیدا کیا جائے تاکہ وہ بھی عیدین کی خوشیوں میں شامل ہوسکیں۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ۔ عید گاہ کی تصاویر۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ عید الفطر سے کیا مراد ہے؟
۲۔ عید الاضحیٰ میں کن جانوروں کی قربانی کی جاسکتی ہے؟
۳۔ عیدین کی نماز اور دیگر نمازوں کی ادائیگی میں کیا فرق ہے؟
۴۔ عیدین کے مواقع پر محتاجوں اور مساکین کو خوشیوں میں کیسے شریک کیا جاسکتا ہے؟

گھر کا کام

بچّے لکھیں کہ وہ عید کس طرح مناتے ہیں نیز محتاجوں کو عید کی خوشیوں میں کس طرح شریک کرتے ہیں؟

روزہ

جماعت میں سوال کریں کہ کن بچّوں نے روزہ رکھنا شروع کردیا ہے؟ روزہ کب فرض ہوتا ہے؟ آپ بتائیے کہ بالغ ہونے کے بعد تمام مسلمان مردوں،عورتوں پر روزہ فرض ہے۔ کیا طلبا کو رمضان کے مہینے میں بہت مزا آتا ہے۔ طرح طرح کی چیزیں کھانے کو ملتی ہیں۔ روزے کی تفصیل، فرضیت اور اہمیت سمجھائیں۔ اس کے فوائد بھی بیان کریں۔ سبق پڑھانے کے لیے طریقۂ خطابت اورطریقۂ سوال و جواب سے کام لیں۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پرطلبا روزے کی اہمیت اور شبِ قدر کے بارے میں وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ روزے پابندی سے رکھنے کا جذبہ پیدا ہوجائے، شبِ قدر میں عبادت کی رغبت پیدا ہوجائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر روزے کی فضیلت ، فرضیت اوراہمیت کے سلسلے میں آیات مع ترجمہ درج ہوں۔ چارٹ جس پر روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعائیں درج ہوں۔ چارٹ جس پر روزے کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں احادیث درج ہوں۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

سبق کے اختتام پر جائزہ لینے کے لیے سوالات کیے جائیں :

۱۔ روزے کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟

۲۔ روزہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے ہے ، کیسے؟ روزہ ہمیں کس طرح گناہوں سے بچاتا ہے؟

۳۔ شبِ قدر میں کیا کرنا چاہیے؟ نیز شبِ قدر میں کی جانے والی عبادت کا کیا درجہ ہے؟

گھر کا کام

روزے کے جسمانی و روحانی فوائد پر ایک مضمون تحریر کریں۔ روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعائیں زبانی یادکریں۔

باب سوم : سیرتِ طیّبہ ﷺ

مواخات

جن واقعات کا ذکر سبق میں اجمالاً کیا گیا ہے، اسے تفصیلاً بیان کریں۔ آج کل بالعموم دنیا میں اور بالخصوص مسلم دنیا میں جو نفسا نفسی کا عالم ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے مواخات کی اہمیت کو اجاگر کیجیے۔ طلبا کو بتائیے کہ موجودہ دور میں جس طرح دنیاوی ترقی کی خاطر ایک بھائی دوسرے بھائی کا دشمن ہوجاتا ہے اور حسد کی آگ میں جلتا ہے، یہ وہی دور ہے جب رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمت اللعالمین بنا کر مبعوث کیا اور انھوں نے ہر مہاجر کو ایک انصار کا بھائی بنادیا۔ رہتی دنیا تک دنیا بھر میں موجود ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے جس کڑی میں پرو کر بھائی بنوایا، اسی کو ''مواخات'' کہتے ہیں۔

انصارِ مدینہ اور مہاجرینِ مکّہ کی یہ مثال ہمیشہ بنی نوع انسان کے لیے ہدایت کا سرچشمہ اور خلوص و محبت کے راستے میں مشعلِ راہ رہے گی۔ اسی جذبے کے پیش نظر آج ہمیں مادّہ پرستی کے اثر سے نکل کر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اس دنیا کو محبت، امن و آشتی کی جگہ بنانا ہے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ مذاکرہ، مشاہدہ، سوال و جواب اور تجربات کے بیانیہ طریقے سے کام لیا جائے۔

مقاصدِ تدریس

طلبا انصارِ مدینہ کے ایثار کے بارے میں واقفیت حاصل کرلیں۔ اس کی وضاحت کرنے کے قابل ہوجائیں۔ ان کے اندر ایثار کا جذبہ پیدا ہوجائے۔

معاوناتِ تدریس

مدینے کی تصاویر، روضۂ رسول ﷺ کی تصاویر، موجودہ دور میں ہونے والی ہجرتوں کی کمپیوٹر پر بنائی گئی سلائیڈز (Slides)۔

اِعادہ

سبق کے اختتام پر درج ذیل سوالوں کے ذریعے اِعادہ کروایا جائے :

۱۔ مسلمان مدینے کیوں آئے؟

۲۔ مواخات کیا ہے اور یہ کیوں قائم کیا گیا؟

۳۔ مہاجرین نے اس کے بدلے میں کیا کیا؟

۴۔ مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ کیوں قائم کیا گیا؟

۵۔ مہاجرین ، انصار پر بوجھ بننا نہیں چاہتے تھے ، اس کے لیے انھوں نے کیا کیا؟

۶۔ انصار کے ایثار سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

۷۔ انصار کو اس سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

۸۔ اس واقعے میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

گھر کا کام

بچّے کوئی ایسا واقعہ یا کہانی تحریر کریں جس میں ایثار کا پہلو نمایاں ہو۔

مسجدِ نبوی کی تعمیر

مسجدِ نبوی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کی تعمیر کا تذکرہ شروع کیجیے۔ مختلف ادوار میں مسجدِ نبوی میں ہونے والے اضافے کی ضرورت کو تفصیلاً بیان کریں۔ نمازیوں کی آسانی کے لیے کی جانے والی مختلف مسلم حکمرانوں کی خدمات بیان کریں۔ نیز صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی دلچسپی اور ان قابلِ قدر حضرات کا معمار ہونا بذاتِ خود اس بات کی دلیل ہے کہ تمام مسلمان برابر ہیں اور اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے ہی میں عظمت ہے اور دین کے لیے ہر طرح کی مشقت کے لیے تیار رہنا مومنوں کی نشانی ہے۔

مسجدِ نبوی کی افادیت اور اہمیت پر روشنی ڈالیے کہ کس طرح یہ مسجد مسلمانوں کا مرکز بنی جہاں دینی مسائل اور عبادات ہی نہیں بلکہ دنیا کی پہلی جمہوری اور فلاحی مملکت کا قیام عمل میں آیا۔

دورِ حاضر میں مسجد میں کیے جانے والے تزئین و آرائش کے کام اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی اس مسجد کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تذکرہ کیجیے۔ نیز بتائیے کہ اس مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اقدس ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مزار بھی وہیں پر واقع ہیں۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ مذاکرہ اور مشاہدہ سے کام لیتے ہوئے سبق پڑھایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

طلبا مسجدِ نبوی کی تعمیر کے بارے میں آگہی حاصل کریں۔ اس تعمیر کے دوران حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی طور پر تعمیر میں حصّہ لینا محنت کی عظمت کا آئینہ دار ہے اس لیے طلبا بھی محنت کی عظمت کو جانیں۔ تمام مسلمان دین کی خاطر مالی و جسمانی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں اس چیز کا طلبا کے دل میں احترام اور عمل کرنے کا جذبہ پیدا کرنا۔

معاوناتِ تدریس

مسجدِ نبوی کی تعمیر کے متعلق ٹی وی پر کئی مرتبہ پیش کی جانے والی ڈاکومینٹری، مسجدِ نبوی کے مختلف ادوار کی تصاویر۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

درج ذیل سوالات کرکے سبق کا اِعادہ کیا جائے:

۱۔ مدینے میں مسجدِ نبوی کی بنیاد ڈالنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟
۲۔ اس مسجد کی تعمیر کس طرح ہوئی اور کن لوگوں نے اس میں حصّہ لیا؟
۳۔ مسجد کے لیے جگہ کس طرح حاصل کی گئی؟
۴۔ مسجد کی ابتدائی شکل کیا تھی؟
۵۔ مسجد میں کیوں اضافہ کرنا پڑا؟
۶۔ مسجد کی موجودہ شکل کیا ہے؟
۷۔ یہ مسجد کس طرح مسلمانوں کا مرکز ثابت ہوئی؟

میثاقِ مدینہ

طلبا کو بتایا جائے کہ معاہدہ کس کو کہتے ہیں؟ معاہدے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ اور بتایا جائے کہ میثاقِ مدینہ، مدینہ میں موجود مسلمانوں اور غیر مسلم قوموں کے درمیان ایک ایسا معاہدہ ہے جس نے مدینہ میں مسلم سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اس معاہدے میں موجود شقیں اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ اس معاہدے کے نتیجے میں وجود میں آنے والی سلطنت ہی دراصل بعد میں آنے والی تمام سلطنتوں یا حکومتوں کی ابتدا تھی، چاہے وہ حکومتیں مسلم حکمرانوں کی ہوں یا غیر مسلموں کی۔

دنیا کے تمام بڑے بڑے سیاستدان، سیاسی ماہرین، جمہوری قوتیں اور قانون دان اس معاہدے کو پڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی ہمہ جہت اور بے پایاں شخصیت، علمیت اور قابلیت کے قائل ہوگئے اور آج تک دنیا کے تمام سیاستدان اور قانون دان اس معاہدے سے فیض اٹھاتے ہوئے اپنے ملکوں کی پالیسیاں بناتے ہیں۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور طریقۂ مذاکرہ کے ذریعے سبق پڑھایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ طلبا مسلمانوں کی عظمتِ گم گشتہ کو یاد کرکے اس جیسا بننے کی کوشش کریں۔ جذباتیت سے نکل کر عقل وفہم استعمال کرتے ہوئے ادراک کے اس دروازے میں داخل ہوں جہاں کامیابی و کامرانی ان کی منتظر ہو۔

معاوناتِ تدریس

موجودہ حکومتوں کی پالیسیوں کی سرسری اور تفصیلی سلائیڈز، تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

درج ذیل سوالات کر کے سبق کا اِعادہ کیا جائے :

۱۔ میثاقِ مدینہ کیا ہے؟

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ معاہدہ کیوں اور کس کے درمیان کیا؟

۳۔ اس معاہدے کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

۴۔ اس معاہدے کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی شخصیت کے کون سے پہلو نمایاں ہوتے ہیں؟

گھر کا کام

جماعت کے بچّوں کے ساتھ مل کر ایک معاہدہ کریں جس کے تحت اپنے گرد و پیش میں ہونے والی غیر اخلاقی حرکات وسکنات کا خاتمہ کیا جاسکے۔

غزوۂ بدر

غزوۂ بدر کی وجوہات کا ذکر کرتے ہوئے بتائیے کہ زیادہ تر غزوات میں لڑائی کی نوبت اس لیے نہیں آئی کہ صلح ہوگئی یا کوئی معاہدہ طے پا گیا۔ آج کل مختلف ممالک کے درمیان ہونے والی جنگوں کی وجوہات کا ذکر کیجیے۔ غزوۂ بدر میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی جاں نثاری اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے ان کی محبت کو تفصیل سے بیان کیجیے۔ کامل ایمان سے مسلمان مومن بنتا ہے اور مومن سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بھی راضی ہوتا ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے اسے کسی چیز کا خوف نہیں ہوتا اور وہ جان ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ جنگ میں بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہوجاتا ہے۔

اس سبق میں ۱۹۶۵ء میں ہونے والی جنگ میں پاکستانی فوجیوں کے جوش و جذبے کا ذکر کیجیے۔ کارگل کے شہداء کی دلیری ، جوش اور ہمت کے کارناموں کا ذکر کیجیے۔ یہ سب صفات مسلمانوں میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ کی جاں نثاری کے متعلق جان کر پیدا ہوئیں۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور طریقۂ جائزہ سے کام لیتے ہوئے سبق پڑھایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

طلبا غزوۂ بدر کے اسباب، واقعات اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی جاں نثاری سے واقفیت حاصل کریں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہو کہ اسلام کی سربلندی کے لیے کسی قسم کی جانی و مالی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے۔ انھیں معلوم ہوجائے کہ یہ قربانی اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ثبوت ہے۔ ان میں جذبۂ جہاد پیدا کیا جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ، میدانِ بدر کا نقشہ جس میں جنگ کے علاقے کو نمایاں کیا گیا ہو۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں:

۱۔ مسلمانوں کو جنگ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

۲۔ کفارِ مکّہ نے جنگ کی تیاری کے لیے کیا کیا؟

۳۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی جاں نثاری کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

۴۔ قیدیوں سے کیسا سلوک کیا گیا؟

گھر کا کام

غزوۂ بدر کے اسباب اور واقعات اپنے الفاظ میں لکھیں۔

غزوۂ احد

بچّوں کو اسکول کی مثال دے کر سمجھائیے کہ آپ کے اسکول کے مدرّسِ اعلیٰ (پرنسپل ، ہیڈ ماسٹر یا ہیڈمسٹریس) کون ہیں؟ آپ بتائیے کہ یہ ادارہ ان کی زیرِ نگرانی چل رہا ہے۔ اس لیے وہ اس اسکول یا مدرسے کے امیر ہوئے۔ ان کو یہ بھی بتائیے کہ ہم سب اساتذہ اور طلبا اپنے امیر کی بات مانتے ہیں کیونکہ وہ بہت غور وفکر کر کے اور ہر پہلو کو مدِ نظر رکھ کر ہی کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔ اسی طرح اس وقت اس کمرۂ جماعت کے امیر آپ کے استاد ہیں۔ اگر جماعت کے بچّے استاد کا کہنا ماننا چھوڑ دیں تو کیا ہوگا؟ ان سب مثالوں سے اطاعتِ امیر کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ نیز امیر کے اندر کیا کیا خصوصیات ہونی چاہئیں؟ ان کا ذکر تفصیل سے ضرور کریں۔ ان خصوصیات میں عدل و انصاف ، فہم و فراست ، دور اندیشی اور حق پر ڈٹے رہنے اور بروقت فیصلہ کرنے کی طاقت ضروری ہے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور طریقۂ سوال و جواب سے کام لے کر سبق پڑھایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

طلبا غزوۂ احد کے اسباب و واقعات اور اطاعتِ امیر کی اہمیت کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔
انھیں معلوم ہوجائے کہ امیر کی اطاعت سے نہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ راضی ہوتا ہے بلکہ یہ اطاعت عملی زندگی میں بہت سی پریشانیوں سے بھی بچاتی ہے۔
انھیں اپنے نگراں اور ذمہ دار افسر کا حکم ماننے کی ترغیب دلائی جائے۔ غزوۂ احد میں چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے جو غلطی سرزد ہوئی ، اس کا تذکرہ اس انداز سے ہرگز نہ کیا جائے کہ بچّوں کے دلوں میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بے ادبی پیدا ہو۔

معاوناتِ تدریس

- ☆ احد کا نقشہ جس میں جنگ کے مقام کو واضح کیا جائے۔ گھاٹی کی تصویر۔
- ☆ چارٹ پر اطاعتِ امیر کی اہمیت کے سلسلے میں دو احادیث لکھی ہوئی ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں :

۱۔ غزوۂ احد کیوں ہوا؟

۲۔ مسلمانوں کو جنگ میں نقصان کیوں اٹھانا پڑا؟

۳۔ امیر کی اطاعت کس لیے ضروری ہے؟

غزوۂ خندق

اس غزوے کے بارے میں پڑھاتے وقت حضور ﷺ کی جنگی حکمتِ عملی اور اللہ تعالیٰ کی مدد، حق پر ڈٹے رہنے والوں کے لیے ایسے نکات ہیں جس کا ذکر خاص طور پر کریں۔ بچّوں سے کہیے کہ وہ قرآنِ پاک سے سورۃ احزاب کا ترجمہ ضرور پڑھیں (یہ عمل سرگرمی کے طور پر کروائیں)۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور طریقۂ سوال و جواب سے کام لے کر سبق پڑھایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

غزوۂ خندق کے اسباب و واقعات اور مسلمانوں کی ثابت قدمی سے طلبا کو آگاہ کیا جائے۔ انھیں اس بات کا شعور دیا جائے کہ مشکلات میں گھبرانا نہیں چاہیے۔ ثابت قدم رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم سے نوازتا ہے اور ان کی مشکلات دور کرتا ہے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ پر تصویر بنی ہو جس میں خندق دکھائی جائے اور اطراف میں کھجور کے باغات نظر آئیں۔
تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں :

۱۔ غزوۂ خندق میں مسلمانوں کی حکمتِ عملی کیا تھی؟

۲۔ غزوۂ خندق میں کفارِ مکّہ کو کیوں ناکامی ہوئی؟

۳۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا ثابت قدمی دکھائی اور اس کا کیا اثر ہوا؟

گھر کا کام

غزوۂ خندق میں مسلمانوں کی ثابت قدمی کو اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

باب چہارم: اخلاق و آداب

وعدے کی پابندی

وعدے سے متعلق حضور ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت سی مثالیں موجود ہیں ان واقعات میں سے چند مثالیں دیجیے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی والدہ یا والد کا قصہ سنائیے کہ ان کے والد نے اپنے وعدے کی پاسداری میں کئی سال کاشتکاری کی یا کسی اور بزرگ اور ولی کا واقعہ سنائیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کے واقعات بیان کیجیے مثلاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک نوجوان کے ہاتھ سے ایک بوڑھا شخص مارا گیا۔ اس کو سزا ہوئی۔ نوجوان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھ پر ایک یہودی کا قرض ہے مجھے اجازت دیجیے کہ سزا سے پہلے قرض ادا کردوں۔ آپ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی ضمانت پر اسے جانے دیا۔ واپسی کا جو وقت مقرر تھا اس میں کچھ دیر ہوگئی کیونکہ نوجوان کی سواری میں کچھ خرابی ہوگئی تھی۔ جلاّد حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو سزا دینے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا کہ وہ نوجوان آ پہنچا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نوجوان کے وعدے کی پابندی کو دیکھا۔ آپ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے اور آپ نے اس کو رہا کردیا۔

طریقۂ تدریس

اس سبق کے لیے طریقۂ جائزہ اور طریقۂ بیانیہ سے کام لیا جائے۔

مقاصدِ تدریس

طلبا کو وعدے کی پابندی کے مفہوم اور اہمیت سے آگاہ کیا جائے۔ سبق کے اختتام پر طلبا سبق کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ طلبا اپنے اندر اس عادت کو پختہ کرنے کا عزم کریں۔

معاوناتِ تدریس

☆ چارٹ جس پر وعدے کی پابندی سے متعلق آیات مع ترجمہ درج ہوں۔

☆ چارٹ جس میں وعدے کی پابندی سے متعلق دو احادیث درج ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں :

۱۔ ہم نے اللّٰہ تعالیٰ سے کیا وعدہ کیا ہے؟ کیا ہم اس وعدے کی پابندی کر رہے ہیں؟

۲۔ ایک مسلمان کے لیے وعدے کی پابندی کیوں ضروری ہے؟

۳۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ وعدے کی پابندی کی۔ کوئی مثال دیجیے۔

گھر کا کام

مشاہدات کی مدد سے اپنی روزمرّہ زندگی سے کوئی ایسا واقعہ تحریر کریں جس میں کسی نے وعدے کی پابندی کی ہو۔

کفایت شعاری

طلبا سے سوال کیا جائے کہ وہ اپنا جیب خرچ کیسے استعمال کرتے ہیں؟ کیا کبھی انھوں نے کچھ بچت بھی کی تاکہ وہ اسکول یا گھر کے لیے ضرورت کی کوئی چیز خریدلیں۔ استاد انھیں بتائے کہ کفایت شعاری اور فضول خرچی میں کیا فرق ہے؟ انھیں شعور دیا جائے کہ کن کاموں میں اور کس طرح روپیہ خرچ کیا جائے کہ ان کی ضرورت بھی پوری ہوتی رہے اور وقت پڑنے پر کسی لازمی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے انہیں کسی سے مانگنا نہ پڑے۔ انھیں بتایا جائے کہ پیسہ ضرورت پر خرچ کرنے کی چیز ہے چاہے وہ اپنی ضرورت ہو یا کسی دوسرے کی مدد کی خاطر اس کی ضرورت پوری کی جائے۔ انھیں بتایا جائے کہ بخل اور فضول خرچی سے بچنے کا نام ہی کفایت شعاری ہے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور طریقۂ سوال و جواب سے کام لے کر سبق پڑھایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

کفایت شعاری کا مفہوم اور اس کی اہمیت سمجھانا۔ طلبا کو اتنا فہم دینا کہ وہ خود وضاحت کے قابل

ہوجائیں۔طلبا میں کفایت شعاری کی عادت اپنانے کی رغبت پیدا کرنا۔

معاوناتِ تدریس

☆ کفایت شعاری سے متعلق کوئی قصہ یا کہانی سنائی جائے۔

☆ تختۂ سیاہ۔آیات اور احادیث تختۂ سیاہ پر لکھی جائیں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں:

۱۔ کفایت شعاری کا کیا مطلب ہے؟ اسلام میں اس کے لیے کیا حکم ہے؟

۲۔ کفایت شعاری کیسی عادت ہے؟

۳۔ کفایت شعاری کی اہمیت وفوائد بیان کریں۔

گھر کا کام

کفایت شعاری سے متعلق کوئی کہانی لکھ کر لائیں۔

بردباری

بچّوں سے پوچھیں کہ ان میں سے کس کس کو غصّہ آتا ہے؟ کس کو زیادہ غصّہ آتا ہے اور کس کو کم؟ غصّہ آنے پر بچّے کیا کرتے ہیں؟

طلبا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مثالیں دیجیے کہ یہ دونوں اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی جری، نڈر، دلیر اور جوشیلے تھے۔لیکن جب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غصّے پر قابو رکھنے کا حکم دیا تو وہ کیسے بردبار ہوگئے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بردباری ایک ایسی صفتِ بیش بہا تھی جس کی وجہ سے اسلام تیزی سے پھیلا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی واقعہ سنائیے مثلاً ایک مرتبہ ایک اعرابی (بدو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو اس زور سے کھینچا کہ گردنِ مبارک پر نشان پڑ گئے۔ پھر اس اعرابی نے کہا ’’اے محمد(صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا جو مال تمھارے پاس ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم

دو۔‘‘ رسول اللہ ﷺ نے نہایت بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس اعرابی کی طرف دیکھا اور مسکرا کر اسے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔

طریقۂ تدریس

دورانِ سبق بیانیہ اور سوال و جواب کا طریقہ اپنایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

بردباری کے مفہوم اور اہمیت سے طلبا کو آگاہ کیا جائے۔

طلبا سبق کے اختتام پر اس موضوع کی وضاحت کرسکیں۔

ان میں بردباری کی عادت اپنانے کا عزم پیدا کیا جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر بردباری سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ درج ہوں۔

چارٹ جس پر بردباری سے متعلق احادیث درج ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں :

۱۔ لوگوں کی جہالت اور نادانی کا جواب کیسے دینا چاہیے؟

۲۔ دورانِ تبلیغ نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ بردباری سے کام لیا، کیوں؟

۳۔ کیا بردباری سے معاشرے کی اصلاح ہوسکتی ہے؟ کیسے؟

گھر کا کام

’’بردباری کے فوائد‘‘ پر اپنے الفاظ میں ایک مختصر مضمون تحریر کریں۔

رحم دلی

'رحم' کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ بندے بھی اللہ کی اس صفت کو اپنائیں۔ سبق پڑھانے کے بعد جماعت میں سرگرمی کروائیے۔ طلبا کے سامنے کوئی زخمی جانور یا مصیبت زدہ انسان کی مثال رکھیے اگر طلبا میں سے کسی کو ایسا جانور ملے یا کسی ایسے انسان سے ملاقات ہوجائے تو وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ تمام بچّوں سے ان کی رائے پوچھیے۔ اس کے بعد بتائیے کہ (خود تجزیہ کریں) سب سے زیادہ (جماعت کے طلبا میں سے) رحم دل کون ہے۔

اس سلسلے میں آپ کئی سبق آموز کہانیاں بھی سنا سکتے ہیں۔ سلطان سبکتگین کا قصہ کہ جب اس نے ہرنی کے بچّے کا شکار کرنے کی کوشش کی اور ہرنی اس کو ملتجی نگاہوں سے دیکھنے لگی تو سلطان سبکتگین نے اس کے بچّے کو چھوڑ دیا۔

یا اس شخص کا قصہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک پیاسے کتّے کو پانی پلانے کے عوض بخش دیا۔ یہ قصہ ایک حدیث میں ذکر ہے۔ طلبا کو اگر اس ضمن میں کوئی واقعہ یاد ہو تو ان سے سنیے۔

طریقۂ تدریس

دورانِ تدریس طریقۂ خطابت اور سوال و جواب کا انداز اپنایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

رحم دلی کا مفہوم اور اس کی اہمیت سے طلبا کو آگہی ہوجائے۔ سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔

معاوناتِ تدریس

☆ چارٹ جس پر رحم دلی سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ درج ہوں۔

☆ چارٹ جس پر رحم دلی سے متعلق کوئی کہانی درج ہو۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں :

۱۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ پوری کائنات پر ہے، کیسے؟

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے رحم دلی کے متعلق کیا فرمایا؟

۳۔ کیا جانوروں کے ساتھ بھی رحم دلی کا برتاؤ کرنا چاہیے؟

۴۔ رحم دلی کیوں ضروری ہے؟ اس سے آپس کے تعلقات پر کیا اثر پڑتا ہے؟

عفو و درگزر

اس سبق کے سلسلے میں استاد، طالب علم کو اپنی مثال دے سکتا ہے کہ کئی بار طالب علم کے غلطی کرنے کے باوجود استاد نے درگزر کیا۔ عفو و درگزر کی سب سے بہتر مثال اللہ تعالیٰ ہیں جو ہماری بے شمار غلطیوں اور نافرمانیوں کے باوجود ہم پر رحم و کرم کرتے ہیں اور اپنی نعمتوں سے نوازتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے ماں باپ جو ہماری نادانیوں کو نظرانداز کر کے ہم سے محبت کرتے ہیں اور ہمارا خیال رکھتے ہیں۔

اب طلبا سے ان کے اپنے بارے میں پوچھیے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کی کتنی غلطیاں معاف کرتے ہیں۔ معاف کر دینے کے فوائد سے آگاہ کیجیے۔ مثلاً :

۱۔ ایک دوسرے کے لیے محبت بڑھتی ہے۔

۲۔ فساد کا خوف جاتا رہتا ہے۔

۳۔ غلطی کرنے والا اپنے رویے پر خود نادم ہو کر غلطی سے تائب ہو جاتا ہے۔

آپ ﷺ کی زندگی کے ایسے واقعات بیان کیجیے جن میں عفو و درگزر کا تذکرہ ہو۔ معافی مانگنا اور معاف کر دینا دونوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ فعل ہیں۔ جس طرح معاف کر دینے میں عظمت ہے اسی طرح معافی مانگنے والے کی حیثیت میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ اپنی غلطی کا اعتراف کرنا بہادری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی اجازت دی ہے کہ اگر کوئی آپ سے بدسلوکی کرے (حد یہ ہے کہ قتل) تو آپ اس کا بدلہ لے سکتے ہیں لیکن صاف طور پر ساتھ یہ بھی فرمایا، ”بدلہ لینے سے

معاف کردینا افضل ہے۔'' دورانِ سبق طریقۂ خطابت اور طریقۂ سوال و جواب سے کام لیا جائے۔

مقاصدِ تدریس

عفو و درگزر کے مفہوم اور اس کی افادیت سے طلبا کو آگاہ کرنا، طلبا کو اس قابل بنانا کہ وہ عفو و درگزر کی دلائل کے ساتھ وضاحت کرسکیں۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر عفو و درگزر سے متعلق آیات مع ترجمہ درج ہوں۔

چارٹ جس پر عفو و درگزر سے متعلق احادیث درج ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں :

۱۔ اللہ تعالیٰ بہت عفوو درگزر سے کام لیتے ہیں۔ اس کی وضاحت کریں۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ کے عفو و درگزر کی کوئی مثال بتائیں۔

۳۔ اگر ہر شخص بات بات پر بدلہ لینے لگے تو اس کا انجام کیا ہوگا؟

گھر کا کام

بچّوں سے ایک چارٹ بنوایئے جس پر کچھ عادتیں درج ہوں۔ وہ ہر روز کوئی نہ کوئی اچھی عادت اپنانے کی کوشش کریں اور نوٹ کریں کہ انھوں نے کس دن کس اچّھی عادت کو اپنایا؟ اس کے ساتھ ساتھ تمام بچّے کوئی نہ کوئی بُری عادت مثلاً جھوٹ بولنا ، کاہلی ، لاپروائی وغیرہ چھوڑنے کی کوشش کریں۔

رواداری

طلبا سے معلوم کیجیے کہ ان کے آس پاس یا ملنے والوں میں کوئی غیر مسلم ہے؟ اگر کوئی بچّہ اس کا مثبت جواب دے تو اس سے ان کے آپس کے سلوک کے بارے میں دریافت کیا جائے۔ اگر وہ سلوک

تعلیماتِ اسلامی کے مطابق ہو تو شاباش دی جائے اور اگر منافی ہو تو اس رویے کی تصحیح کی جائے۔
اگر طلبا کوئی مثال نہ دے پائیں تو آپ خود کوئی مثال دیجیے۔
پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ کیے جانے والے سلوک کو بیان کریں اور بتائیں کہ یہ تعلیماتِ اسلامی ہی کا نتیجہ ہے کہ پاکستان میں ہر مذہب کے ماننے والے لوگ رہتے ہیں اور ان کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں۔ کوشش کیجیے کہ غیر مسلموں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں اور وہ اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کر سکیں۔
مدرسے کے آس پاس اگر غیر مسلموں کی عبادت گاہ ہو تو آپ اس کی مثال دے سکتے ہیں۔
آپ حضور ﷺ کی رواداری کے قصے سنائیے جس کے نتیجے میں اسلام پھیلا۔

طریقۂ تدریس

سبق کو طریقۂ بیانیہ اور طریقۂ سوال و جواب کے امتزاج سے پڑھایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

رواداری کا مفہوم اور اس کی اہمیت سے طلبا کو آگاہ کیا جائے یہاں تک کہ وہ خود اس موضوع کی مدلّل طریقے سے وضاحت کے قابل ہو جائیں۔
آپس میں رواداری کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر رواداری سے متعلق احادیث درج ہوں۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں:

۱۔ رواداری کا مفہوم کیا ہے؟
۲۔ آپ ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی سے رواداری کی کوئی مثال دیجیے۔
۳۔ رواداری کے فوائد بیان کیجیے۔

گھر کا کام

اپنے آس پاس کسی غیر مسلم سے اپنے رویے کے بارے میں کوئی واقعہ تحریر کیجیے۔

اسلامی اخوّت

طلبا کو مہاجرین اور انصارِ مدینہ کا بھائی چارہ یاد دلایئے۔ آپ ﷺ کے صرف ایک بار کہنے پر مسلمان آپس میں حقیقی بھائیوں کی طرح ہوگئے یہاں تک کہ وراثت میں بھی حصّے داری ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ''تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔'' جیسے ہی کوئی شخص کلمہ طیّبہ پڑھتا ہے تو وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہوجاتا ہے اور مسلمان ہوتے ہی وہ دوسرے تمام مسلمانوں کا بھائی بن جاتا ہے۔

طلبا سے معلوم کیجیے کہ انھوں نے اپنے اقرباء، احباب یا پڑوسیوں میں کبھی بھی بھائی چارے کی کوئی اعلیٰ مثال دیکھی ہو تو پوری جماعت کو وہ واقعہ سنائیں۔

طلبا کو سمجھایئے کہ اسلام میں رنگ، نسل، ذات پات اور امیری غریبی کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ ہر وہ شخص جو کلمہ پڑھ لے امّتِ مسلمہ کا فرد بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی ان تمام چیزوں کو بھلاکر آپس میں اتفاق اور محبت سے رہنا چاہیے۔

سرگرمی

طلبا کو ایک ہفتے کا وقت دے کر کہا جائے، آپ سب اسلامی اخوّت کا نمونہ پیش کریں۔ آپس میں بہترین سلوک کا مظاہرہ کریں۔ ایک ہفتے کے بعد تمام طلبا سے کہا جائے کہ وہ اپنے برابر بیٹھنے والے بچّے کے بارے میں دس جملے تحریر کریں جس میں اس بچّے کے حسنِ سلوک کا ذکر ہو۔

طریقۂ تدریس

دورانِ سبق طریقۂ بیانیہ اور طریقۂ جائزہ سے کام لیا جائے۔

مقاصدِ تدریس

اخوتِ اسلامی کی اہمیت وضرورت سے طلبا کو آگاہ کیا جائے۔سبق کے اختتام پر وہ اس قابل ہوجائیں کہ اسلامی اخوت کی وضاحت کرسکیں۔

طلبا میں اسلامی اخوت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

معاوناتِ تدریس

☆ چارٹ جس میں اسلامی اخوت سے متعلق آیات درج ہوں۔

☆ چارٹ جس میں اسلامی اخوّت سے متعلق علامہ اقبال کے اشعار درج ہوں۔

اِعادہ

سبق کے اختتام پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں :

۱۔ اسلام سے پہلے عرب معاشرے کا کیا حال تھا؟

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے دنیا کے سامنے اخوتِ اسلامی کی کیا مثال چھوڑی؟

۳۔ بھائی چارہ کیوں ضروری ہے؟

گھر کا کام

اسلامی اخوت سے متعلق احادیث خوش خط لکھ کر لائیں۔

آدابِ تلاوت

تلاوتِ قرآن پاک کرتے ہوئے استاد اس سبق کا آغاز کرے۔ تلاوت کے دوران آدابِ تلاوت کا خیال رکھے۔ پھر چند طلبا سے تلاوت کرائی جائے اور پھر طلبا سے پوچھا جائے کہ استاد کے تلاوت کرنے اور مختلف طلبا کے تلاوت کرنے میں کیا فرق تھا۔ اس طرح ایک ایک کرکے آدابِ تلاوت سکھائے جائیں پھر سبق پڑھایا جائے۔

طریقۂ تدریس

اس سبق کو پڑھانے کے لیے طریقۂ تجربہ اختیار کیا جائے۔

معاوناتِ تدریس

قرآن پاک اور اسلامیات کی کتاب۔

مقاصدِ تدریس

سبق پڑھ کر بچّے اس قابل ہوجائیں کہ قرآن پاک پڑھتے ہوئے تمام آدابِ تلاوت کا خاص خیال رکھیں۔

اِعادہ

اِعادے کے لیے مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں۔

۱۔ تلاوتِ قرآن پاک کیوں ضروری ہے؟

۲۔ آدابِ تلاوت کیا ہیں؟

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے آدابِ تلاوت کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

۴۔ اللہ تعالیٰ کا تلاوتِ قرآن پاک کے بارے میں کیا فرمان ہے؟

گھر کا کام

طلبا کو گھر میں آداب کے ساتھ تلاوت کرنے کے لیے کہا جائے اور جس طرح مدرسے میں آپ نے ان کو آدابِ تلاوت سکھائے ہیں اسی طرح طلبا گھر میں اپنے چھوٹوں کو قرآن پاک کی تلاوت کرنا سکھائیں، بڑے ان کو دیکھ کر خود ہی سیکھ جائیں گے۔

عدل

استاد طلبا کے سامنے عدل کا اسلامی تصور پیش کرے اللہ تعالیٰ انصاف کے ساتھ رحم کو بے حد اہمیت دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ عدل دراصل انصاف کی وہ شکل ہے جس میں رحم بھی شامل ہو۔ اسی لیے وہ حق دار کو اس کا حق دینے کے ساتھ ساتھ انتقام کے بجائے عفو و درگزر کا حکم دیتا ہے۔
عدل نہ کرنے کے نتیجے میں ہونے والے شخصی اور معاشرتی نقصانات سے آگاہ کرتے ہوئے عدل کی اہمیت پر روشنی ڈالے۔ عدل سے متعلق واقعات سنائے اور سنے، خاص طور سے رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے مثالی فیصلوں اور مقدموں کا ذکر کرے۔

طریقۂ تدریس

بیانیہ طریقہ کا استعمال کرتے ہوئے مذاکرے کی کیفیت پیدا کی جائے۔

مقاصدِ تدریس

طلبا کے ذہن میں عدل کا تصور واضح ہو اور وہ اس وصف کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ عملی زندگی میں اس کو اختیار کرنے کے قابل ہوسکیں۔

معاوناتِ تدریس

تاریخ ساز فیصلوں کی تصاویر۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

درج ذیل سوالات کرکے سبق کا اِعادہ کیا جائے:

۱۔ عدل کے کیا معانی ہیں؟
۲۔ عدل کی کتنی اقسام ہیں؟ ان کو تفصیلاً بیان کریں۔
۳۔ عدل کے متعلق احادیثِ مبارکہ سنائیں؟
۴۔ اللہ تعالیٰ عدل قائم کرنے والوں کے لیے کیا فرماتا ہے؟
۵۔ عدل و انصاف کے معاشرے اور انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

گھر کا کام

عدل کی اقسام سے متعلق مثالیں تحریر کریں۔

چغلی

استاد طلبا کو مختلف مسائل اور عادات کے متعلق بتاتے ہوئے چغلی کے نقصانات سے آگاہ کرے۔ چغلی کا مطلب سمجھانے کے بعد کمرۂ تدریس میں ہونے والے مختلف واقعات کا ذکر کرے اور سمجھائے کہ کس طرح اس لغو عادت سے وقت برباد ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے خلاف دل میں ناپسندیدگی کے جذبات ابھرتے ہیں۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور طریقۂ سوال و جواب کے امتزاج سے کام لیا جائے۔

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبا چغلی کی بُرائیوں کے نقصانات سے آگہی حاصل کریں اور اس حرکت سے اجتناب برتنے کی کوشش کریں۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ اور مختلف حکایات پر مبنی چارٹس۔

اِعادہ

درج ذیل سوالات کرکے سبق کا اِعادہ کیا جائے:

۱۔ چغلی کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ چغل خور اللہ تعالیٰ اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کی نظر میں کیسا ہوتا ہے؟

۳۔ چغلی کے کیا نقصانات ہیں؟

گھر کا کام

''چغلی کے نقصانات'' پر نوٹ لکھیں۔

انتقام

بچّوں سے پوچھیں کہ وہ کون کون سے مسائل ہیں جو جائز ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نظر میں ناپسندیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انتقام یا بدلہ لینے سے متعلق کیا فرمایا ہے اور اس کے بعد کس طرح معاف کرنے کی ترغیب دی ہے۔

طلبا کو بتایا جائے کہ انتقام صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے لینا چاہیے۔ اپنی ذاتی زندگی میں کسی انسان سے قبیح فعل سرزد ہونے کی صورت میں معاف کردینا افضل ہے اور اگر بدلہ لے تو اس بات کا خاص دھیان رکھے کہ خود کو پہنچنے والی تکلیف سے زیادہ تکلیف نہ پہنچائے۔

اس سلسلے میں ایسے تمام واقعات کا تفصیلاً ذکر کریں جس میں ہمارے پیارے نبی ﷺ اور خلفائے راشدین اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے انتقام لینے کے بجائے معاف کرنے کو ترجیح دی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر کیے جانے والے ظلم کو نیکی اور احسان میں بدل دیا اور انتقام نہ لینے والوں کو بہترین صلہ و اجر سے نوازا۔

طریقۂ تدریس

سبق کو طریقۂ بیانیہ اور جائزہ کے تحت پڑھایا جائے۔

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبا انتقام کے معانی ومفہوم سے آگہی حاصل کرتے ہوئے انبیائے کرام علیہم السلام، رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے عفو و درگزر کی اس خصوصیت سے آگاہی حاصل کریں جب وہ اقتدار میں ہونے کے باوجود انتقام نہ لیتے اور یوں دلوں کو فتح کرلیتے۔ اس بیان کے بعد طلبا اپنے اندر موجود غصہ، نفرت، حسد اور انتقام کے جذبات پر قابو پانے کے قابل ہوسکیں۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جن پر انتقامی کارروائی کی سرخیاں اور تصاویر ہوں۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

درج ذیل سوالات کر کے سبق کا اِعادہ کیا جائے :

۱۔ انتقام کا کیا مطلب ہے؟
۲۔ رسول اللہ ﷺ نے کتنی مرتبہ لوگوں سے انتقام لیا؟
۳۔ انتقام نہ لینے کی کیا وجوہات تھی؟
۴۔ انتقام نہ لینے کا کیا دنیاوی فائدہ حاصل ہوا؟
۵۔ انتقام سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟
۶۔ اللہ تعالیٰ نے انتقام سے متعلق کیا فرمایا ہے؟
۷۔ کیا ہمیں انتقام لینا چاہیے؟

گھر کا کام

ایسے واقعات اور حکایتیں ڈھونڈ کر لائیں جن میں انتقام سے متعلق نسل در نسل چلنے والی دشمنی کی مثالیں ہوں اور ساتھ ساتھ اس کے نقصانات بھی بیان کیے گئے ہوں۔

باب پنجم: مشاہیرِ اسلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

استاد اس سبق کو شروع کرنے سے پہلے اس دنیا میں بھیجے جانے والے تمام انبیاء کا ذکر کرے اور اس بات کی یاد دہانی کرائے کہ مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیے گئے تمام انبیاء اور آسمانی کتابوں پر ایمان لائے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانے ، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھے اور اس کے لاشریک ہونے کو سب سے اہم گردانے۔
اس کے بعد طلبا کو بتائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے نبی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کمالِ قدرت سے پیدا ہوتے ہی نبوت عطا کی اور زندہ آسمان پر اُٹھا لیا۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے متعلق سرسری سا بیان دے کر بتائے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی طرح پیدا کرنے پر قادر ہے ، یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے۔
اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر کرے اور ان کی محبت اور شفقت کے واقعات سنائے۔
سبق کے اختتام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تعلیمات پر تفصیلی روشنی ڈالے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور طریقۂ سوال و جواب اختیار کیا جائے۔

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبا اس حقیقت کو جان لیں کہ جتنے بھی پیغمبر دنیا میں آئے وہ ایک ہی تعلیم کا پرچار کرنے آئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے علاوہ تمام احکامات ، آسمانی کتابیں ، مسخ شدہ حالت میں ہیں۔ صرف قرآن پاک وہ واحد آسمانی کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ

نے اپنے ذمے لیا ہے۔ اس لیے شریعتِ محمدی ﷺ ہی وہ واحد مذہب یا نظامِ حیات ہے جو انسان کی فلاح کا ضامن ہے۔

معاوناتِ تدریس

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق تصاویر سے مزین چارٹ ۔ بیت المقدس کی تصویر۔

اِعادہ

درج ذیل سوالات کر کے سبق کا اِعادہ کیا جائے :

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کون ہیں؟

۲۔ بیت المقدس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا تفصیل پیش کی ہے؟

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیا تعلیمات ہیں؟

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات بیان کریں۔

۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

حضرت عثمان ابنِ عفّان رضی اللہ عنہ

استاد طلبا سے خلفائے راشدین کے متعلق سوالات پوچھے۔ نیز خصوصاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ نکات پیش کرتے ہوئے سبق کا آغاز کرے۔ دورانِ سبق یہ نکتہ سمجھائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب دورِ جاہلیت سے گزر رہا تھا۔ چند پڑھے لکھے عربوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ علمی اور کاروباری صلاحیتوں سے مالا مال تھے اور متمول ہونے کے ساتھ ساتھ نرم خو اور دریا دل بھی تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کا لقب ''غنی'' ہوگیا۔

دینِ اسلام کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے تدوینِ قرآن پاک کا تفصیلی جائزہ پیش کرے اور بغیر اِعراب کے قرآن پاک کو طلبا کے سامنے پیش کرکے ان سے پڑھوانے کی کوشش کرے۔ پھر بتائے کہ تدوینِ قرآن پاک کتنا اہم کارنامہ ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عسکری صلاحیتوں کو بھی اجاگر کرے اور آپ کے دور میں اُٹھنے والے فتنوں کے بحسن وخوبی قلع قمع کا بیان کرے۔ ملک کے نظم ونسق، تعمیرات کے بعد ان کی شہادت کا واقعہ بیان کرے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور طریقۂ سوال و جواب کے امتزاج سے سبق پڑھایا جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ، بغیر اِعراب کا قرآن پاک اور چارٹ جس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلق مقامات کی کئی تصاویر اور ان کے دورِ خلافت کے چیدہ چیدہ نکات درج ہوں۔

اِعادہ

درج ذیل سوالات کرکے سبق کے اختتام پر سبق کا اِعادہ کیا جائے:

۱۔ خلفائے راشدین کے نام بتائیے۔
۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ابتدائی زندگی کیسی تھی؟

۳۔ رسول اللہ ﷺ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے تعلق کا اندازہ کس بات سے لگایا جاسکتا ہے؟
۴۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت کتنے عرصے پر محیط ہے؟
۵۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جو فتوحات ہوئیں، انھیں بیان کیجیے؟
۶۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد مسلم سلطنت کا نظم ونسق کس طرح چلایا؟
۷۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے کی گئی تعمیرات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
۸۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمات بیان کریں؟
۹۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اہم ترین کارنامہ کیا ہے؟
۱۰۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کن حالات میں ہوئی؟

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبا خلفائے راشدین کے حالات زندگی اور کارناموں سے آ گہی حاصل کرتے ہوئے ان کی قائدانہ صلاحیتوں کو اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے آج کے دور میں موجود مسلم سلطنتوں کا موازنہ کریں اور ان کی سیرت سے فائدہ اٹھائیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

استاد طلبا سے پوچھے کہ ملکوں کی حفاظت کرنے کے لیے کون لوگ آگے آتے ہیں۔ فوج کے متعلق تذکرہ کرتے ہوئے بتائے کہ کسی بھی فوج کو منظّم کرنے اور جنگ کے دوران اور امن کے دور میں ان سے کام لینے کی ذمے داری جس شخص کی ہوتی ہے اسے ''سپہ سالار'' کہتے ہیں۔ آج کل ہر ملک میں تین قسم کی فوجیں ہوتی ہیں ، بری ، بحری اور فضائی۔ ان تینوں فوجوں کے مشترکہ سالار کو ''چیف آف آرمی اسٹاف'' کہتے ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک ایسے صحابی تھے جنھوں نے ایک عرصے مسلم افواج کی کمان سنبھالی اور تاریخ میں ان کا نام دنیا کے بہترین سالار یا جرنیل کے طور پر لکھا گیا ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا پس منظر بتاتے ہوئے ان کے مسلمان ہونے سے لے کر حجتہ الوداع کے موقع پر ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت تک کے تمام واقعات کو ایک ایک کرکے بیان کرے اور ان کی شخصیت کی خصوصیات اُجاگر کرتے جائیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جنگی حکمت عملی کی مثالیں واضح طور پر بیان کرے۔

طریقۂ تدریس

سوال وجواب اور مذاکرہ کے طریقۂ تدریس کو اختیار کیا جائے۔

معاوناتِ تدریس

ان جگہوں کی تصاویر (جہاں پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنگیں لڑیں) سے مزین چارٹ۔

ان کی فوجوں کی ترتیب کے نقشے اور مختلف دستوں کی خوبیوں سے متعلق چارٹ۔

اِعادہ

درج ذیل سوالات کرکے سبق کا اِعادہ کیا جائے :

۱۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کون تھے؟

۲۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا خاندانی پس منظر کیا تھا؟

۳۔ وہ کس واقعہ کے بعد مسلمان ہوئے؟

۴۔ پہلی دفعہ کس موقع پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی کمان سنبھالی اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

۵۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے جنگی کارناموں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۶۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کیا جنگی حکمت عملی اختیار کرتے تھے؟

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی عقیدت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۸۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا مزار کہاں ہے اور ان کے آخری الفاظ کیا تھے؟